6834 ـ نمازی کی پیشانی پر سجدہ کی علامت کے بارہ میں کیا ہے

سوال

جب مسلمان شخص نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پیشانی سجدہ میں زمین پر لگنے کی بنا پر سیاہ ہو جاتی ہے، تو کیا یہ اسے فخر اور ریاء اور دوسروں کا اس کی تعریف اور مدح کرنے کی طرف مائل کرنے کا باعث تو نہیں بنتا، تو کیا مسلمان شخص کو آرام سے سجدہ کرنا چاہیے اور وہ سجدہ لمبا کرے یا لمبا نہ کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ اور رکوع مکمل کرنے کا حکم دیا ہے.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" تم رکوع اور سجدہ مکمل اور پورا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلا شبہ جب بھی تم سجدہ کرتے اور رکوع کرتے ہو میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6268) صحیح مسلم حدیث نمبر (425).

اور رکوع اور سجدہ پورا کرنے میں یہ ہے کہ سجدہ اور رکوع میں اطمنان کیا جائے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے وہ شخص آیا اور سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" جاؤ جا کر نماز ادا کرو، تم نے نماز ادا نہیں کی، چانچہ وہ شخص گیا اور جا کر نماز ادا کی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جاؤ جا کر نماز ادا کرو تم نے ابھی نماز ادا نہیں کی، تو وہ تیسری بار میں کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز سکھائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پوری طرح وضوء کرو اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر تکبیر کہو، اور پھر تمہیں جو قرآن

یاد ہے وہ پڑھو، پھر رکوع کرو حتی کہ رکوع میں اطمنان ہو جائے، پھر رکوع سے اٹھو حتی کہ تم اطمنان سے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں اطمنان کرلو، پھر اپنا سر اٹھاؤ حتی کہ صحیح طرح بیٹھ جاؤ پھر تم یہ اپنی ساری نماز میں کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (724) صحیح مسلم حدیث نمبر (397).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ کو پورا نہ کرنا نماز کو باطل کرنا قرار دیا.

ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس شخص کی نماز ادا نہیں ہوتی جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (265) ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح کیا ہے، سنن نسائی حدیث نمبر (1027) سنن ابو داود حدیث نمبر (855) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (870).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ کے صحابہ کرام اور ان کے بعد اہل علم کا عمل اس پر ہے، اور کی رائے میں آدمی کو رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی کرنا چاہیے.

اور امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ کہتے ہیں:

رکوع اور سجود میں جو شخص اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

" اس شخص کی نماز ادا نہیں ہوتی جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا"

سنن ترمذی (2 / 52).

ابو وائل حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کر رہا تھا، جب اس نے نماز مکمل کی تو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اسے کہنے لگے: تو نہیں نماز نہیں پڑھی، راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں کہا: اگر تو ایسے ہی مرجائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہیں مرے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (382).

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

زید بن وہب کہتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پورا نہیں کر رہا تھا تو وہ کہنے لگے:

تو نے نماز نہیں پڑھی، اگر تو اسی حال میں مر جائے تو اس طریقہ اور فطرت پر نہیں مرے گا جس پر اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا فرمایا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (758).

اور سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین کے ساتھ لگانا ضروری ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے سا ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی پر۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا۔ اور دونوں ہاتھوں، اور دونوں گھٹنوں، اور دونوں پاؤں کے کناروں پر، اور لباس اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں اور انہیں نہ سنواریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (779) صحیح مسلم حدیث نمبر (490).

اور لمبا سجدہ کرنے میں کوئی مانع نہیں، خاص کر جب نمازی اکیلا ہو یا پھر قیام اللیل یا چاند یا سورج گرہن کی نماز ہو.

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور لمبا قیام کیا، پھڑ رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر اوپر اٹھے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر لمبا قیام فرمایا پھر رکوع کیا اور ایک لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور لمبا قیام فرمایا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور سجدے کو لمبا کیا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا اور سجدہ لمبا کیا پھر نماز سے سلام پھیرا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (712).

اور حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ شروع کر دی میں نے دل میں کہا کہ سو آیات کے بعد رکوع کرینگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے، تو میں نے کہا: اسے ایک رکعت میں ختم کرینگے، لیکن رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے، تو میں نے کہا: اسے ختم کر کے رکوع کرینگے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النساء شروع کر دی اور بھی ختم کر دیا، پھر سورۃ آل عمران شروع کی اور اسے آہستگی کے ساتھ پڑھتے رہے، جب بھی کسی تسبیح والی آیت سے گزرتے تو تسبیح بیان کرتے، اور جب کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو وہاں سوال کرتے، اور جب کسی پناہ والی آیت سے گزرتے تو پناہ طلب کرتے، پھر رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہنا شروع ہوئے تو ان کا رکوع قیام جتنا ہی تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر لمبا قیام کیا تقریبا رکوع جتنا، پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی کہا اور ان کا سجدہ تقریبا قیام جتنا تھا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (772).

اور سنت یہ ہے کہ سجدہ میں اعتدال برتا جائے، جیسا کہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سجدہ کرنے میں اعتدال سے کام لو، اور تم میں سے کوئی ایك اس طرح اپنے بازو نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (788) صحیح مسلم حدیث نمبر (493).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یعنی: سجدہ معتدل کرو، نہ تو اتنے زمین کے ساتھ لگ جاؤ کہ پیٹ رانوں کے ساتھ لگ جائے، اور ران پنڈلی کے ساتھ، اور نہ ہی اتنے پھیل جاؤ جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ جب سجدہ کرتے ہے تو تقریبا لیٹ ہی جاتے ہیں، بلاشك یہ بدعت ہے نہ کہ سنت، ہمارے علم کے مطابق سجدہ میں پشت کو پھیلانا اور لمبا کرنا نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے، بلکہ رکوع کی حالت میں پشت کو پھیلایا جائے گا، لیکن سجدہ کی حالت میں پیٹ اٹھا ہوا ہو گا نہ کہ پھیلا ہوا.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 168).

چنانچہ جب نمازی وہ کام کرے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، اور وہ مٹی یا کسی کھردری چیز پر سجدہ کرتا ہو تو اس کی پیشانی پر علامت پیدا ہو سکتی ہے، اور یہ چیز نفس میں فخر اور تکبر پیدا کر سکتی ہے، جیسا کہ سوال میں ہے، لیکن جس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور وہ وہی کرنا چاہتا ہو جو اللہ تعالی کے پاس ہے، تو اسے لوگوں کی باتیں کوئی نقصان نہ دینگی، لیکن اگر کوئی شخص عمدا ایسا کرتا ہے حتی کہ اس کی پیشانی میں سجدہ کی علامت جیسی چیز پیدا ہو جائے تو یہ دکھلاوا اور کذب سے ہے، اسے دردناك عذاب کی ہلاکت ہے.

اور رہا مسئلہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کے متعلق:

آپ انہيں دیکھیں گے کہ وہ سجدے اور رکوع کر رہے ہیں، وہ اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رضامندی کی جستجو میں ہیں، اس کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے الفتح (29).

اس آیت کی تفسیر میں راجح یہ ہے کہ: اس کا نشان ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ہے. اس سے مراد اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت کا نور ہے، اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ جلد کی سختی کی بنا پر یہ علامت ان کے چہرے میں سجدہ والی جگہ میں ہو.

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اور اللہ جل جلالہ کا فرمان:

اس کا نشان ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ہے .

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان کے چہروں میں اس کا نشان، یعنی بہتر ہیئت اور حالت ہے، اور مجاہد رحمہ اللہ اور کئی ایك نے کہا ہے کہ: یعنی خشوع اور تواضع مراد ہے.

اور ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اور انہیں علی بن محمد الطنافسی نے اور انہیں حسین الجعفی نے زائدہ سے اور انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد رحمہم اللہ سے بیان کیا کہ:

اس کا نشان ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ہے. مجاہد نے کہا کہ اس سے مراد خشوع ہے، میں نے کہا میں تو سمجھتا تھا کہ یہ اثر اور نشانی صرف چہرے میں ہوتی ہے، تو فرمانے لگے:

ہو سکتا ہے یہ تو اس کی آنکھوں کے درمیان بھی ہو جس کا دل فرعون سے بھی زیادہ سخت ہو.

اور سدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: نماز ان کے چہروں میں حسن پیدا کر دیتی ہے.

اور بعض سلف رحمہ اللہ کہتے ہیں: جس کی رات کی نماز زیادہ ہو اس کا چہرہ دن کے وقت حسین ہوتا ہے.

اور بعض کا کہنا ہے: نیکی کا دل میں نور اور چہرے پر روشنی اور رزق میں کشادگی اور لوگوں کے دلوں میں محبت ہے. انتہی

شاہد یہ ہے کہ پیشانی پر جلد کی سختی وغیرہ اور رنگ کی تبدیلی کی شکل میں اس علامت کی موجودگی اس شخص کے اخلاص اور صحیح ہونے کی کوئی دلیل نہیں، جیسا کہ اس چیز کا نہ پایا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ شخص

اچھا اور نیك و صالح نہیں، اور وہ نماز میں سستی اور کاہل ہے بلکہ اکثر طور پر یہ تو جلد کی حساسیت اور طبیعت پر منحصر ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا سجدہ کی بنا پر پیشانی پر پیدا ہونے والی نشانی کے بارہ وارد ہے کہ یہ صالحین اور نیک لوگوں کی نشانی ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

یہ نیک اور صالح لوگوں کی نشانی میں سے نہیں، لیکن وہ نشانی چہرے میں نور اور شرح صدر اور حسن اخلاق وغیرہ کی شکل میں ہوتی ہے.

لیکن سجدہ کی بنا پر چہرے میں پیدا ہونے والی علامت تو بعض ایسے لوگوں کے چہرے میں بھی پیدا ہو جاتی ہے جن کی جلد نرم اور حساس ہوتی جو صرف فرضی نماز ہی ادا کرتے ہیں، اور بعض اوقات بہت زیادہ اور لمبی نماز ادا کرنے والے کے چہرے پر بھی نہیں پیدا ہوتی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (1 / 484).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

میرے بھائی اگر آپ اللہ تعالی کے لیے مخلص ہیں، اور نماز میں آپ اللہ تعالی کی خوشنودی اور رضا چاہتے ہیں تو لوگوں کی باتیں آپ کو کوئی نقصان نہیں دینگی، بلکہ بعض اوقات ان کا آپ کی تعریف کرنا دنیا میں بشری جلد بازی میں سے ہو گا، لہذا آپ سنت پر عمل کریں، اور اپنے سجدہ کرنے کو ممکن بنائیں، اور اس کے بعد آپ اس کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ آپ کی مدح ثنائی کرتے ہیں یا پھر مذمت.

ہم اللہ تعالی سے اخلاص اور شرف قبولیت کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم .